

## پانچ یا آٹھ فیصد سود لینے والی اسکیم سے قرض لینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

### سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قرض کے حوالے سے ایک اسکیم آئی ہے، جس میں متعلقہ ادارہ 20 سے 35 لاکھ روپے تک کا قرض دیتا ہے اور شرائط میں یہ ہے کہ مقروض 20 لاکھ قرض پر پانچ فیصد اور 35 لاکھ قرض پر آٹھ فیصد زیادہ واپس کرے گا۔ شرعی رہنمائی فرمادیں کہ یہ قرض سودی ہے یا نہیں؟

### جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں بیان کردہ اسکیم سے ملنے والا قرض سودی ہے، جس وجہ سے یہ قرض ہرگز نہیں لے سکتے، کیونکہ اس میں قرض پر کچھ فیصد زیادہ واپس لوٹانا مشروط ہے (جیسا کہ سوال میں وضاحت ہے)، جبکہ قرض پر کسی بھی قسم کا نفع مشروط ہو، تھوڑا ہو یا زیادہ، ہر صورت میں وہ سود ہوتا ہے، جس کا لینا دینا ناجائز و حرام ہے، قرآن و حدیث میں اس سے بہت سختی سے منع کیا گیا ہے۔

سود کی حرمت کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا أَلَّا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۚ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ﴾ ترجمہ کنز الایمان: وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے، مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر خمیوٹ بنا دیا ہو، یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام

کیا سود۔ (پارہ 3، سورۃ البقرۃ، آیت 275)

حدیث پاک میں ہے: ”لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکل الربو و موكله و كاتبه و شاهده و قال: هم سواء“ ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی کتابت کرنے والے اور اس پر گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا: یہ سب لوگ (گناہ میں) برابر ہیں۔ (الصحيح لمسلم، جلد 2، صفحہ 27، مطبوعہ کراچی)

قرض پر مشروط نفع سود ہوتا ہے۔ چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کل قرض جرم نفعہ فہو ربا“  
ترجمہ: ہر وہ قرض، جو نفع لائے، تو وہ سود ہے۔ (کنز العمال، جلد 16، صفحہ 238، مطبوعہ بیروت)

در مختار میں ہے: ”کل قرض جرم نفعہ حرام“ ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع لائے، حرام ہے۔

اس کے تحت علامہ شامی علیہ الرحمۃ ردالمحتار میں فرماتے ہیں: ”ای اذا کان مشروطاً“ ترجمہ: یعنی جب وہ نفع قرض  
میں مشروط ہو، (تو حرام ہے۔) (ردالمحتار مع در مختار، کتاب البیوع، باب المراءتہ والتولیۃ، جلد 7، صفحہ 413، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن قرض میں طے کیے گئے نفع سے متعلق  
فرماتے ہیں: ”قطعی سود اور یقینی حرام و گناہ کبیرہ و خبیث و مردار ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 17، صفحہ 269، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)  
سود کا ایک دانہ بھی حرام ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”سود کا ایک جبہ (دانہ) لینا حرام قطعی کہ  
سود لینے والے پر اللہ و رسول کی لعنت ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 17، صفحہ 390، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جس طرح سود لینا حرام ہے، اسی طرح دینا بھی حرام ہے۔ چنانچہ الاشباہ والنظائر میں ہے: ”ما حرم اخذہ، حرم اعطاؤہ،  
کالربا“ ترجمہ: جس کا لینا حرام ہے، اس کا دینا بھی حرام ہے، جیسے سود۔ (الاشباہ والنظائر، الفن الاول، القاعدة الرابعة عشرة، صفحہ  
155، مطبوعہ کراچی)

سودی معاہدہ کرنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”سودی دستاویز لکھنا سود کا معاہدہ کرنا  
ہے اور وہ بھی حرام ہے۔۔۔ جب اس کا تمسک موجب لعنت اور سود کھانے کے برابر ہے، تو خود اس کا معاہدہ کرنا کس  
درجہ خبیث و بدتر ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 546، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: Aqs-2838

تاریخ اجراء: 06 ربیع الثانی 1447ھ / 30 ستمبر 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net